دینی مدارس کے نصابِ تعلیم میں توسّع

اور اتحادِ اُمت کی مساعی

مولانا عبدالقیوم حقانی

دینی مدارس، جامعات بالخصوص وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق دینی مدرسوں میں نصابِ تعلیم کے حوالے سے روزِ اوّل سے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کی کتابیں پڑھائی جارہی ہیں۔ جب آپ محققانہ، مخلصانہ اور غیر جانبدارانہ جائزہ لیں گے تو مدارس میں زیرِ تدریس نصابی کتابوں بلکہ جمیع علوم وفنون کی کتب پر ایک نظر ڈالیں گے تو مبغضین وملحدین اور متعصبین مدارس کے الزامات واتہامات اور جھوٹے پروپیگنڈے کی حقیقت بھی عیاں ہوکر سامنے آجائے گی۔

(۱)...... یہ بات سب پر واضح اور ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ قرآنِ پاک اصل العلوم اور اُم العلوم کی حیثیت رکھتا ہے، دیگر جمیع علوم ومعارف اس سے ماخوذ ومستنبط ہیں۔ حدیث رسولؐ بھی قرآن ہی کی شرح وتوضیح اور قرآنِ پاک کی نبوی تفسیر ہے۔ قرآن وحی جلی ہے اور حدیث وحی خفی ہے۔ قرآن کی اسی حیثیت اور عظمتِ شان کے پیش نظر قرآن کی تفسیر لکھنے کا کام بڑا مہتم بالشان اور حزم واحتیاط والا نہایت ہی حساس کام سمجھا جاتا ہے۔

علماء جانتے ہیں کہ علوم القرآن کی جمیع کتب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے مفسر کے لئے پندرہ (۱۵) علوم وفنون پر مکمل دسترس اور کامل عبور لازمی ہے جن کے بغیر کسی عالم دین کو بھی قرآنِ پاک کی تفسیر لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ دینی مدارس میں قرآن کی تفسیر کے لئے سلفِ صالحین اور قدیم مفسرین کی تفسیروں سے اخذ و استفادہ، نقل واقتباس بلکہ ان کی پیروی اور اتباع کو ضروری سمجھا جاتا ہے مگر بایں ہمہ دیگر ''مکاتب فکر'' کی علمی، تحقیقی اور تفسیری کاوشوں کو قطعی نظرانداز، متروک اور بے فائدہ نہیں قرار دیا جاتا بلکہ ان سے بھی اخذ واستفادہ کی بھرپور تاکید کی جاتی ہے۔ متخصصین کی کلاسوں میں تو جمیع مکاتبِ فکر کے اصل مآخذ کی طرف بھرپور رجوع کا موقع مہیا کیا جاتا ہے، بطورِ مثال ''تفسیر کشاف''، مشہور معتزلی مصنف ومفسر علامہ زمخشری کی متداول تفسیر ہے، اساتذہ ومفسرین اور

مدرسین اس سے نہ صرف یہ کہ تفسیر کے درس وتدریس میں بھرپور استفادہ کرتے اور ان کے حوالہ جات کونقل کر کے بطورِ استناد کے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کی معجزانہ شان اعجاز وفصاحت اور کمالِ بلاغت کی توثیق وتصدیق میں ان کی رائے کو بطورِ سند کے پیش کیا جاتا ہے۔

(۲)......اہل سنت والجماعت حنفی مسلک سے وابستہ تمام دینی مدارس کے نصابِ تعلیم میں تفسیر کے مضامین میں تفسیر کی سب سے اہم اور بلند کتاب ''جلالین'' کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے جس کے دونوں مؤلفین (علامہ جلال الدین السیوطیؒ، جلال الدین محمد بن احمد المحلی) شافعی المسلک ہیں۔(کشف الظنون:۱/۱، ۴۴۵)

ان کی تفسیر میں بھی وہی رنگ غالب ہے لیکن حنفی اربابِ مدارس نے محض دوسرے مکتبِ فکر اور محض مسلکی اختلافِ نظر کی بنیاد پر اس عظیم تر تفسیر کو اس کے جائز مقام سے محروم نہیں کیا۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ سمیت بہت سے اہل علم نے اس کے بعض مختصر علمی مضامین کے پیش نظر اس پر تنقید بھی کی ہے اور مدارس کے اعتناء کو اپنی تنقید کا ہدف بنایا ہے مگر اربابِ مدارس بال برابر بھی اپنے موقف سے نہیں ہٹے، آج بھی اسے وہی اعتبار واعتناء حاصل ہے جو دارالعلوم دیوبند کے قیام کے وقت اسے حاصل تھا۔

(۳)......اس سے بھی آگے بڑھ کر حیرت انگیز اور قارئین کی دلچسپی کی ایک بات یہ بھی ہے کہ امام طحاویؒ کی تفسیر ''شرح معانی الآثار'' کے علاوہ دورۂ حدیث کے نصابِ تعلیم میں شامل احادیث کی تمام کتابیں حنفی علماء کی نہیں بلکہ غیر حنفی ائمہ کی ہیں، ان کتابوں کو محض حوالہ، استفادہ، بحث وتحقیق کی حیثیت سے نہیں پڑھا جاتا بلکہ درسِ نظامی میں انہیں تعلیمی حوالے سے مرکزی کتب کی حیثیت حاصل ہے۔ صحیح بخاری کو قرآن مجید کے بعد اصح الکتب کا مقام حاصل ہے، صحیح مسلم کا بھی ایک گونہ یہی مقام ہے، جامع السنن للترمذی تمام تر معرکۃ الآراء فقہی مباحث کا محور قرار پاتی ہے، ابوداؤد کی بھی یہی حقیقت ہے......الغرض صحاحِ ستہ کی تمام کتب کو حنفی درسِ نظامی میں اس قدر اہمیت اعتماد استناد عظمت اور حیثیت حاصل ہے کہ ان کتب کو لفظاً لفظاً پڑھے بغیر کسی بھی طالب علم کو تکمیل علم اور سند فراغت حاصل نہیں ہوتی۔ دینی مدارس کی اکثریت حنفی مسلک کی پیروکار ہے مگر بلاتفریقِ مسلک احادیث کی تمام مشہور کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ امام بخاریؒ کے ساتھ بہت سے مسائل میں اختلاف کے باوجود انہیں ''امیر المؤمنین فی الحدیث'' کا لقب دیا جاتا ہے۔ علماءِ دیوبند نے اس کی متعدد مفصل اور مختصر شروحات بھی لکھی ہیں۔ اس قدر وسعتِ ظرف، غیر حنفی ائمہ کی کتب کی باقاعدہ تدریس تداول اور مزاولت اور ان ہی کو مدارِ سند قرار دینا، کس قدر وسعتِ ظرف اور مذہبی توسّع کا واضح عملی ثبوت ہے۔

اساتذۂ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن پڑھاتے وقت جس طرح فتح الباری، عمدۃ القاری، فتح الملہم، العرف الشذی، معارف السنن، اعلاء السنن، بذل المجہود اور دیگر شروحات سے استفادہ کرتے اور حوالے نقل کرتے ہیں، اسی طرح معروف اہل حدیث شارح ترمذی مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ کی ''تحفۃ الاحوذی'' کو بھی حلِ نسخہ اور دیگر علمی مباحث میں ساتھ رکھتے، استفادہ کرتے، فنی، فقہی، علمی اور تحقیقی مباحث میں ان کے حوالے نقل کرتے اور بحث کی تکمیل کرتے ہیں۔

''تحفۃ الاحوذی'' بڑی فاضلانہ شرح ہے مگر اس کتاب میں اکثر مقامات پر فقہاءِ احنافؒ بالخصوص علامہ بدرالدین عینیؒ، علامہ ظہیر احسن شوق نیمویؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ پر سخت تنقیدیں کی گئی ہیں۔ شاید یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ دوسری بہت سی خوبیوں کے باوجود اس کتاب میں جا بجا ایسا لب ولہجہ استعمال کیا گیا ہے جو علمی وقار اور عالمانہ شائستگی کے شایانِ شان نہیں ہے۔ تاہم اہل حدیث مکتبِ فکر کے بعض معتدل المزاج، انصاف پسند، علم پرور محققین، مصنفین اور اربابِ فضل وکمال نے احنافؒ کے علمی کارناموں، شروحاتِ حدیث، فقہی خدمات اور تاریخی کاوشوں کا نہ صرف یہ کہ برملا اعتراف کیا ہے بلکہ تحریری طور پر مستقل کتابیں لکھ کر اپنی اعتدال پسندی اور علم پروری کا ثبوت دیا ہے۔

حال ہی میں اہل حدیث مکتبِ فکر کے معروف سکالر وادیب، محقق مصنف، مبصر وتجزیہ نگار، ۶۳ر سے زائد کتب کے مصنف مولانا عبدالرشید عراقی نے میری تمام کتب بالخصوص حقائق السنن شرح شمائل ترمذی، توضیح السنن شرح آثار السنن، شرح صحیح مسلم، دفاع امام ابوحنیفہؒ، امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات، علماءِ احنافؒ کے حیرت انگیز واقعات، امام اعظم ابوحنیفہؒ کا نظریۂ انقلاب وسیاست...... الغرض القاسم اکیڈمی کی ۱۳۶ر سے زائد کتب پر مفصل تعارفی تاریخی شہ کار ادبی شہ پارہ ''مطبوعاتِ القاسم اکیڈمی نمبر'' کے نام سے ۴۸۴ر صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب لکھ دی ہے جسے ماہنامہ القاسم (جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے) نے اکیسویں خصوصی اشاعت کے طور پر شائع کر دیا ہے۔

(۴)...... قارئین اس سے بھی بہت زیادہ آگے بڑھ کر درسِ نظامی کے توسع اور انسدادِ فرقہ واریت کی ایک اور مثال ملاحظہ فرماویں کہ احادیث پڑھانے والے کئی اساتذۂ کرام، تخصص فی الحدیث کے طلبہ اور شارحین و محققین، احادیث کی تلاش کرنے کے لئے مشہور عیسائی مستشرق ''بروکلین'' کی کتاب ''**المعجم المفهرس لالفاظ الحديث**'' سے دورانِ درس وتحقیق اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کچھ بھی جھجک محسوس نہیں کرتے۔

''حقائق السنن شرح اردو جامع السنن للترمذی'' کی تالیف کے وقت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ مجھے خصوصیت سے

تاکید فرما کر اس کتاب سے استفادے کی ترغیب دیتے تھے۔

۵)...... علاوہ ازیں بڑے دینی مدارس کے تحقیقی شعبوں میں اور مختلف تخصصات میں بیروت سے شائع ہونے والی یہودی مستشرقین کی متعدد کتب' متعلقہ شعبہ جات میں اور مدارس کی لائبریریوں میں تحقیق واستفادہ کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ فضلاء و متخصصین اور محققین ان سے بھرپور استفادہ کرتے اور ان کی کجیوں اور بے راہ رویوں کا بھی بھرپور تعاقب کرتے ہیں۔

۶)...... پاک و ہند سمیت برصغیر بھر کے دینی مدارس میں علم فقہ کے حوالے سے وہی فقہی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جو ان کے اپنے بزرگوں نے لکھی ہوتی ہیں، حنفی مدارس میں علم فقہ، فقہ کی مستند اور عظیم تر متداول کتاب ''ہدایہ'' ہے جو فنی حوالے سے معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے تھے کہ میں اس شخص کا فتویٰ تسلیم نہیں کرتا جس نے کم از کم تیس سال تک ہدایہ نہ پڑھایا ہو، ہدایہ میں فقہی حوالے سے اختلافی مسائل میں احناف کے نقطۂ نظر کو مدلل و مبرہن کیا گیا ہے اور حنفیہ کی بھرپور ترجمانی کی گئی ہے مگر نصابِ تعلیم اور فقہی توسّع کا یہ عالم ہے کہ اسی ''ہدایہ'' کے حاشیہ پر مشہور شافعی محدث و شارح حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب ''الدرایۃ'' بھی شائع کر دی گئی ہے۔

(۷)...... ''توضیح وتلویح'' اُصولِ فقہ کی کتاب ہے، درسِ نظامی میں فنی حوالے سے اس کا مقام بھی وہی ہے جو نحو میں ''شرح جامی'' کا ہے مگر اس کے مصنف علامہ تفتازانی ہیں جو شافعی المذہب ہیں (کشف الظنون، حاشیہ مطول بحث متعلقات فعل، ترجمۃ سید السند الشریف از بغوی، بغیۃ الوفاۃ از سیوطی) مگر بایں ہمہ ان کی کتاب کو درسِ نظامی کے نصاب میں شامل کر کے بھرپور استفادہ کیا جا رہا ہے۔

(۸)...... علماء جانتے ہیں کہ ائمۂ احناف کی اکثریت کا تعلق علمِ کلام کے حوالے سے ماتریدی مکتبِ فکر سے ہے' عقیدہ کی تعلیم' اسلامی عقائد کی توضیح وتشریح اور اختلافی مسائل پر بحث ومباحثہ اور تحقیق وتدقیق اور اس سلسلہ کے اُصول وقواعد کی ترتیب وتالیف اور ان کے استعمال کو اور اس کے علم کو ''علمِ کلام'' کہا جاتا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ فنی حوالے سے علمِ کلام درسِ نظامی کے مشکل ترین علوم میں سے ہے، علم کلام کے اصول وقواعد اور مباحث کے حوالے سے علماءِ اہل سنت کے دو مشہور مکتب فکر ہیں: (۱) ماتریدی مکتب فکر۔ (۲) اشعری مکتب فکر۔ ائمہ احناف کی اکثریت ماتریدی مکتب فکر سے تعلق رکھتی ہے۔

مگر نصابِ تعلیم میں کمالِ توسّع کا یہ عالم ہے کہ علمِ کلام جیسے اہم اور حساس فن میں پڑھائی جانے والی کتاب ''شرح عقائد'' اشعری مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے محقق مصنف علامہ سعد الدین تفتازانی کی ہے۔

عقائد جیسے اہم فن' اور علم العقائد جیسے حساس ترین موضوع کی اہمیت دیکھیں اور احناف کا نصابی اور

تدریسی توسّع اور کمال وسعتِ ظرفی کا مظاہرہ، شاید کسی مکتبِ فکر میں اس کی نظیر مل سکے۔

(۹)...... عربی ادب' نظم ونثر' معروف ادیبوں اور شعراء کے مضامین اور منظوم کلام سے انتخاب کر کے مرتب کیا جاتا ہے، علمِ لغت کے حوالے سے دینی مدارس' کتب خانوں میں افادے اور درسی افادات کی تیاری کے لئے لغت کی معروف کتابوں ''مصباح اللغات' تاج العروس'' اور دیگر شاہکار کتب کے ہوتے ہوئے بھی عیسائی مرتب ''لوئس مالوف'' کی شہرۂ آفاق کتاب ''المنجد'' سے بھی بھر پور استفادہ کیا جاتا ہے، صرف یہ نہیں بلکہ اپنے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے شاعر وادیب متنبّی کی کتاب بھی درسِ نظامی میں بڑے اہتمام سے پڑھائی جاتی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ اس کا ترجمہ اور حاشیہ لکھتے ہیں جبکہ متنبّی کی علمی' دینی' اخلاقی حالت بقولِ تذکرہ نویسوں کے نہایت ہی عریاں' باغیانہ' متمردانہ' دنیا پرستانہ اور حد درجہ قابلِ رحم تھی مگر ان کی کتاب دیوانِ متنبّی عربی ادب کا شہ کار فن پارہ ہے، اس لئے اربابِ فضل وکمال اور دینی مدارس کے اربابِ اہتمام نے ان کے عقائد، خیالات اور اخلاق وحالات سے قطع نظر طلبہ کو ان کے ادب سے مستفید ہونے کا موقع دیا ہے۔

اسی طرح زمانۂ جاہلیت کے شہ کار ادبی شہ پارے ''السبع المعلّقات'' بھی دینی مدارس کے نصاب میں داخل اور بڑے اہتمام سے پڑھائے جاتے ہیں جن کے اشعار عربی ادب کے بے نظیر فن پارے ہیں، مگر ان کے معانی، مضامین اور مندرجات زمانۂ جاہلیت کے باطل نظریات' مذموم عقائد اور فرسودہ تہذیب کے عریاں مفہوم پر مشتمل ہیں۔

(۱۰)...... درسِ نظامی کے ابتدائی درجات اور مدارس کے مبتدی طلبہ کو منطق کی ایک معروف ومتداول کتاب ''شرح تہذیب'' بھی بڑے اہتمام سے پڑھائی جاتی ہے۔ اگر کسی طالب علم نے ''شرح تہذیب'' نہ پڑھی ہو تو مدارس میں اسے علمِ منطق کے حوالے سے کمزور' ناقص اور علمی استناد میں نامکمل سمجھا جاتا ہے۔ مگر یاد رہے ''شرح تہذیب'' کسی سنی مصنفؒ کے رُشحاتِ قلم کا شہ کار نہیں بلکہ ایران سے تعلق رکھنے والے ایک مصنف علامہ عبداللہ ابن حسین اصفہانی کا ایک فنی شہ پارہ ہے جس کے مصنف کے بارے میں غالب رائے یہ بھی ہے کہ وہ شیعہ تھے۔

مولانا ابوسلمان زر محمد انوار التہذیب میں لکھتے ہیں کہ شرح التہذیب کے مصنف علامہ دوانی کے شاگرد تھے، اپنے وقت کے زبردست محقق' علامہ روزگار' عظیم الہیبت اور نہایت خوبصورت تھے۔ شرح القواعد' شرح العجالۃ' حاشیۂ شرح مختصر (شرح تلخیص) حاشیہ بر حاشیہ خطائی، اور شرح تہذیب وغیرہ یادگار چھوڑیں، مسلک کے اعتبار سے شیعہ ہیں، چنانچہ فقہ شیعی میں شرح القواعد لکھی۔

مگر آج تک اس طرح پڑھائی جارہی ہے جس طرح اوائل میں تھی، کسی بھی سنی عالم، درسِ نظامی کے

پڑھانے والے کسی بھی استاذ اور وفاق المدارس کے کسی بھی ذمہ دار اور نصاب کمیٹی کے کسی بھی رُکن نے احتجاج نہیں کیا اور نہ کسی مدرسہ نے اس کے پڑھانے سے اباء کیا ہے مگر پوری دلچسپی' بھرپور موافقت اور بڑی خوش دلی کے ساتھ پڑھایا جارہا ہے اوراس کی کئی اردو شروحات بھی لکھی گئی ہیں اوراللہ جانے کب تک یہ سلسلہ بھی چلتا رہے گا۔

یہ چند مثالیں ''مشتے نمونہ ازخروارے'' کے قبیل سے ہیں ورنہ درسِ نظامی کے نصابِ تعلیم میں شامل تمام متون' شروحات اور جمیع تعلیقات کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ دینی مدارس نے اپنے طرزِ تعلیم میں کبھی فرقہ وارانہ سوچ نہیں اپنائی، ان کا دامن ان تمام الزامات اور فرسودہ اتہامات سے پاک ہے جو دورِ حاضر میں پریس اور میڈیا کے ذریعے اُچھالے جارہے ہیں۔

دینی مدارس میں قرآن کی تفسیر، اُصولِ تفسیر، حدیث کی توضیحات، اُصولِ حدیث، فقہ، اُصولِ فقہ، علم کلام، علم منطق، فلسفہ، عربی ادب وانشاء، لغت، صرف ونحو، بلاغت وبیان، تاریخ وسیرت، فارسی زبان سمیت ایک درجن سے زائد علوم وفنون کی قدیم وجدید پچاس سے زائد کتابیں پڑھائی جارہی ہیں، من حیث المجموع تقریباً سولہ (۱۶) علوم وفنون پڑھائے جارہے ہیں جو دُنیائے معترض کے لئے ایک چیلنج ہیں۔ مذکورہ نصابِ تعلیم میں کسی بھی کتاب میں ایسا مواد نہیں ہے جس سے فرقہ واریت، تفریق وانتشار، انتہاء پسندی اور فریقِ مخالف کو قتل کردینے کا کوئی ترغیبی اشارہ دیا گیا ہو، بلکہ اگر آپ درسِ نظامی کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کریں اور تحقیق وتفحص کرکے جائزہ لیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوجائے گی کہ دینی مدارس کے نصاب میں اُمت کے اتحاد' انسانیت کی فلاح' وحدت واتفاق' اپنائیت' خدمت اور اعلیٰ انسانی اقدار کا تحفظ' باہم محبت واخوت' حتی کہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی شفقت ومحبت' خدمت اور رواداری کا درس دیا جاتا ہے۔

☆☆☆